السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بغیر وضو قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کتاب (یعنی خط) میں جس کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی من جملہ اور احکام کہ یہ بھی تحریر کیا گیا تھا کہ ''لایمس القرآن طاہر ''یعنی طہارۃ و پاکی وضو کے بغیر کوئی آدمی قرآن کریم نہ چھوئے اس حدیث کو امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے لیکن نسائی اور ابن حبان نے موصول ذکر کیا ہے اگرچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں نسائی کی روایت کے متعلق ''انہ معلول ''کہا ہے یعنی یہ حدیث معلول ہے یعنی لیکن اس میں علت ہے اس کے شارح صاحب سبل السلام فرماتے ہیں کہ مصنف نے اس حدیث کو معلول اس لیے کہا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی سلیمان بن داود ہیں اور مصنف اس کو وہم کی وجہ سے سلیمان بن داود الیمانی سمجھ بیٹھے ہیں ۔ سبل السلام ج ۱ ص ۷۰.

(جو اتفاقا ضعیف و متروک ہے) لیکن اس سند میں سلیمان بن داود یمانی نہیں ہیں بلکہ سلیمان بن داود خولانی ہیں جو ثقہ ہیں اس پر ابو زرعہ نے ثنا کی ہے اور اسی طرح حافظ حاتم اور عثمان بن سعید اور دوسرے حفاظ حدیث میں سے ایک جماعت نے بھی اس پر ثنا کی ہے یعنی اس کی توثیق کی ہے لہذا یہ علت حدیث کی سند میں نہ رہی اور سند قابل اعتماد بن جاتی ہے جاننا چاہیئے کہ اس کتاب (یعنی جو عمرو بن حزم کے لیے آنحضرت ﷺ نے تحریر کروائی تھی) کے متعلق حفاظ حدیث میں اختلاف ہے لیکن محققین نے اس کتاب کو قبول کیا ہے ۔

علامہ مبارکپوری تحفۃ الاحوذی میں فرماتے ہیں :

((قال ابن عبدالبر أنہ اشبہ المتواتر لتلقی الناس لہ بالقبول))

''یعنی ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ کتاب متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ لوگوں نے

اسے قبولیت سے لیا ہے ۔''

((وقال یعقوب ابن سفیان'' لا اعلم کتابا أصح من ہذا الکتاب فإن أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین یرجعون الیہ ویدعون رایہم))

''یعنی مشہور محدث یعقوب بن سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے اس کتاب سے زیادہ صحیح کتاب کا علم نہیں (یعنی یہی زیادہ صحیح کتاب ہے ۔) کیونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین بھی اس کتاب کی طرف رجوع کرتے تھے ۔ (یعنی احکام کے سلسلہ میں) اور اس کے وجہ سے اپنی رائے کو بھی چھوڑ دیتے تھے ۔''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب صحیح ہے :

((وقال الحاکم قد شاہد عمر بن عبدالعزیز وامام عصرہ الزہری بالصحیحۃ ہذا الکتاب))

''اور مشہور محدث امام حاکم فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی صحت پر حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد اور اپنے عصر کے امام مشہور محدث زہری شہادت دے چکے ہیں ۔''

خلاصہ کلام !راجح یہی ہے کہ یہ کتاب صحیح ہے اور یہ کتاب آنحضرت ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوائی تھی اور اس میں یہ حکم موجود ہے کہ قرآن مجید کو طہارت (وضو) کے بغیر مس نہ کیا جائے اس کی مؤید اور بھی حدیثیں ہیں ۔ مثلا طبرانی ، صغیر و کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

((وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایمس القرآن إلا طاہر)) ذکرا لہیثمی فی مجمع الزوائد (۱/۲۷۶).

''بیشک حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مس نہ کرے قرآن کو مگر طاہر

(پاک وضو سے)''

اور ہیثمی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں کہ :

((ورجالہ موثقون)) (مجمع جلد نمبر ۱)

اس حدیث کے سب راوی پختہ ہیں اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

[(قال عثمان بن ابی العاص وکان شابا : وفدنا علی رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدونی أفضلھم أخذاللقرآن وقد فضلتھم بسورۃ البقرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد امرتک علی أصحابک وأنت أصغرہم ولاتمس القرآن إلاوأنت طاہر)) ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد(۱/۲۷۷).

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان العاص

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں آئے پھر ہمارے ساتھیوں نے محسوس کیا کہ میں ان سے زیادہ قرآن لے سکتا ہوں یا لے چکا ہوں اور میں ان سے پہلے سورہ بقرہ کو حاصل کرنے کی فضیلت پاچکا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھے تمہارے ساتھیوں کا امیر بنایا ہے (یعنی تمہارے زیادہ قرآن کے حصول کی وجہ سے) (گو) تم ان سے چھوٹے ہو اور قرآن کو طہارۃ کے بغیر مس نہ کرنا۔''

ہیثمی مجمع الزوائد جلد نمبر 1 میں فرماتے ہیں :

((رواہ الطبرانی فی الکبیر))

''یعنی یہ حدیث طبرانی نے کبیر میں ذکر کی ہے :

((وفیہ اسمعیل بن رافع ضعفہ یحی بن معین والنسائیَ وقال البخاری مقارب الحدیث .))

''یعنی اس حدیث کی سند میں ایک راوی بنام اسمعیل بن رافع واقع ہیں جس کو یحی بن معین اور نسائی نے ضعیف کہا ہے۔''

اورامام بخاری فرماتے ہیں کہ ثقہ ہیں اوران کا حال حدیث میں ثقاہت کے قریب ہے حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں کہ ''ضعیف الحفظ ''یعنی یہ راوی حافظہ کا کمزور تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ی راوی صدوق ہے اور شدید مجروح نہیں ہے بلکہ جن محدثین نے ان کو کمزور کہا ہے وہ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے نہ کسی اوروجہ سے لہذا ایسے راوی سے متابعات وشواہد میں کام لیا جا سکتا ہے چونکہ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے جس کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں تو حدیث جس کی سند کا راوی ضعف کا حامل ہے اس کی مؤید بن جائے گی۔

ویسے بھی قرآن حکیم شعائراللہ میں سے ہے اوراللہ تبارک وتعالی نے قرآن حکیم میں شعائراللہ کے متعلق فرمایا ہے کہ :

يُعَظِّمْ شَعَـٰٓئِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ٣٢ (الحج:۳۲)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعائراللہ کی تعظیم کرنا دلوں کی تقوی میں سے ہے لہذا قرآن مجید کی عظمت وعلوشان بھی اس کا متقاضی ہے کہ اس کو بغیر طہارۃ لے کر نہ پڑھا جائے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 243

محدث فتویٰ